: AAMIR KHAN
: 384
: 36531

PART- I

1 (D) Salaat ul Istasqa
2 (C) 2nd Hijri
3 (C) Hazrat Abu Bakar R.A
4 (B) Saudah R.A
5 (B) To Sacrifice
6 (A) Al musanad
7 (C) Ibne Sina
8 (B) Ali Bin Abi Talib
9 (B) Imam Bukhari and muslim
10 (B) Mathematics
11 (C) Elephant
12 (D) Umar R.A
13 (B) To instill patience
14 (B) Al-Nisaa
15 (C) Uncle and Nephew
16 (D) Eesa A.S
17 (A) Imaam Ghazali
18 (D) Ghazwa e Tabook
19 (A) 9th Zil Hajj
20 (C) Ahmed Sirhandi.

سوال: اسلام میں روزے کی اہمیت: اس کے فرد اور معاشرے پر اثرات

.1 تعارف:

اسلام میں روزے کی خاص اہمیت بیان کی گئی ہے۔ عربی میں لفظ صوم سے مراد رُک جانا ہے۔ روزے کو عربی میں صوم کہتے ہیں۔ روزے کے نہ صرف فرد واحد پر اثرات ہیں بلکہ اجتماعی طور پر معاشرے پر بھی واضح اثرات ہیں۔ روزہ اسلام کے اہم ارکان میں سے ایک رکن ہے۔ روزہ انسان میں صبر، ہمت اور احساس پیدا کرتی ہے۔

.2 اسلام میں روزے کا تصور:

اسلام میں روزے کا تصور واضح کر دیا گیا ہے۔ اسلام کے بنیادی پانچ ارکان میں سے چوتھا رکن روزہ ہے۔ روزے مسلمانوں پر صرف رمضان کے مہینے میں فرض کئے گئے ہیں، جس کے بارے میں قرآن میں آتا ہے کہ۔

ترجمہ: اے ایمان والو تم پر روزے فرض کئے گئے، ہیں، جیسے تم سے پہلے والوں پر فرض کئے گئے تھے" (سورہ البقرہ)

روزہ ایک فرض عبادت ہے البتہ کچھ حالات میں اس عبادت میں نرمی بھی کی گئی ہے۔

CamScanner

قرآن میں ایک جگہ اللہ پاک فرماتے ہیں جس کا مفہوم ہے:

تم میں سے جو لوگ سفر میں ہیں وہ بعد میں اپنا شمار پورا کرے، اور جو لوگ بیمار ہیں وہ بھی بعد میں اپنی تعداد پورا کرے، البتہ جو دائمی مریض ہیں انہیں چاہیے کہ وہ ایک روزے کے بدلے کسی غریب کو کھانا کھلائیں۔ (القرآن)

3 اسلام میں روزے کی اہمیت:

روزہ اسلام میں ایک فرض عبادت ہے، جس کی اہمیت قرآن و حدیث میں واضح کی گئی ہے۔ حدیث پاک میں آتا ہے کہ

مَنْ صَامَ رَمَضَانَ اِیْمَانًا وَّ اِحْتِسَابًا غُفِرَ لَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ۔

مفہوم: اور جس نے ماہ رمضان کے روزے رکھے ایمان کی حالت میں اور ثواب کی نیت سے، اس کے تمام گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔

اس کے علاوہ بھی متعدد مقامات میں روزے کی اہمیت واضح کی گئی ہے۔ چنانچہ یہ ایک فرض عبادت ہے لیکن قرآن میں اس کی اہمیت بیان کرتے ہوئے متعدد مقام پر "**اَیَّامٌ مَّعْدُوْدَاتٌ**"

یعنی گنتی کے چند دن بنایا گیا ہے۔ یوں تو یہ چند دنوں کا تصور ہے لیکن ثواب کے لحاظ سے بہت زیادہ اہمیت بیان کی گئی ہے۔

4. روزے کے انفرادی زندگی پر اثرات:

روزے کے محدود اثرات نہیں بلکہ یہ ایک وسیع اثرات کی عبادت ہے، چند اہم اثرات جو انفرادی زندگی میں اہمیت کے حامل ہیں وہ ذیل درج ہیں:

(i) روزہ انسان کے اندر صبر پیدا کرتی ہے:

روزہ ایک مخصوص وقت میں سحر اور افطار کیا جاتا ہے، آج کی بڑھتی ہوئی موسمی تبدیلی، گرمی کے دنوں میں انسان کا بھوکا پیاسا رہنا محض کافی نہیں ہے روزے کے لئے۔ روزے کے دوران کچھ کاموں سے اشتباہ بھی کیا ہے۔ مثلاً روزے کی حالت میں انسان اپنی بیوی کے ساتھ بھی ہمبستری نہیں کر سکتا۔ افطار کے اوقات میں اکثر انسان غصہ کرتے دیکھے جاتے۔ روزے میں کسی سے بدکلامی کرنے سے بھی روکا گیا ہے۔

(ii) روزہ انسان کی اندر ثابت قدمی پیدا کرتی ہے:

روزہ صرف انسان کے کلام میں محدود نہیں بلکہ روزے کا انسان کی روحانی سطح پر بھی نمایاں اثر ہے

افطار کے اوقات میں وقت کا انتظار کرنا اور وقت سے پہلے احتیاط ظاہر کرتی ہے کہ روزے کے انسان پر روحانی اثرات بھی ہیں۔

3. روزہ انسان میں تقوہ پیدہ کرتی ہے:

روزے کی حالت میں انسان کے دل میں اللہ کا خوف اور دوسروں کا احساس پیدا ہوتا ہے۔ روزہ انسان کو برائیوں سے دور کر دیتی ہے۔ جان بوجھ کر روزہ وقت سے پہلے افطار کرنے والے شخص پر گناہ ہے۔

5 روزے کے معاشرے پر اثرات:

معاشرہ انسانوں سے بنتا ہے۔ روزے کے انفرادی اثرات بڑے پیمانے پر معاشرے پر اثر انداز ہوتی ہیں۔ معاشرے میں نظم و ضبط، ہمدردی، ایک دوسرے کا احساس اور ایک دوسرے کا احترام پیدا ہوتا ہے۔ معاشرتی سطح پر روزے کے اثرات واضح ہیں۔ رمضان کے مہینے میں افطار اور سحر کے دسترخوان نمایاں مثال ہیں۔

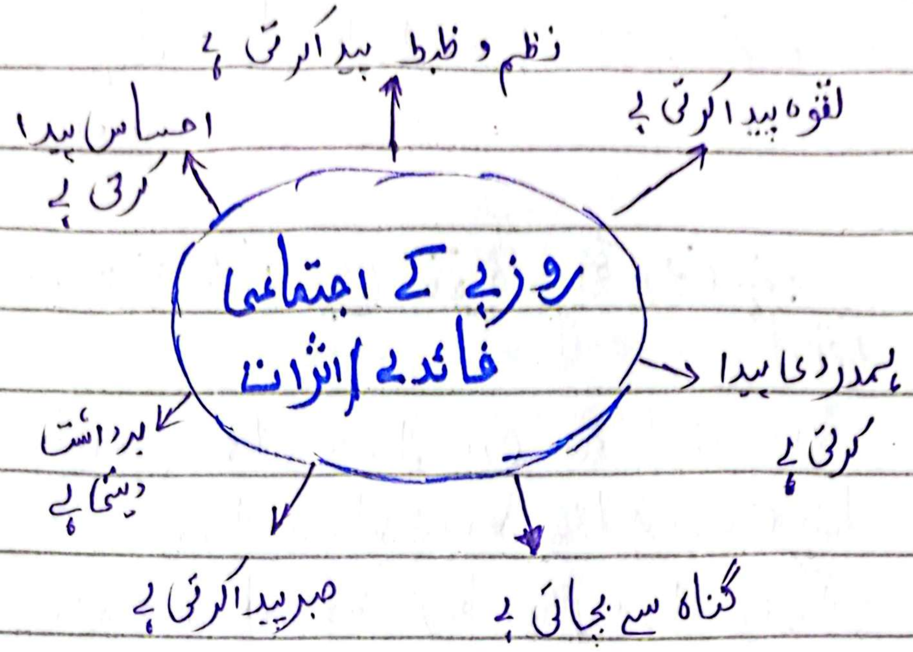

حاصل بحث: 6

روزہ اسلام کا بنیادی رکن ہے۔

اسلام میں روزے کا تصور اور اہمیت واضح بیان کر دی گئی ہے۔ روزے کی انسانی زندگی میں انفرادی اور معاشرتی اثرات ہیں۔ روزہ انسان کے اندر تقوہ پیدا کرتی ہے، معاشرے میں نظم و ضبط پیدا کرتی ہے۔

سوال: خطبہ حجۃ الوداع: انسانی حقوق کا ایک جامع دستاویز:

(1) تعارف:

خطبہ حجۃ الوداع دنیاوی تاریخ میں نہایت ہی اہمیت کے حامل دستاویز ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ حجۃ الوداع کے موقع پر عالم انسانیت کو مخاطب کرتے ہوئے انسانی حقوق پر زور دیا۔

2 خطبہ حجۃ الوداع انسانی حقوق کا جامع دستاویز کیسے ہے؟

انسانی حقوق کی موجودہ تصور اور وضاحت کو دیکھتے ہوئے، آپ (ص) کے آخری خطبے کو انسانی حقوق کا جامع دستاویز سمجھنا غلط نہیں ہوگا۔ مندرجہ ذیل کچھ خصوصیات جو کہ واضح کریں گی کہ خطبہ حجۃ الوداع انسانی حقوق کی جامع دستاویز کیسے ہے:

(1) خطبہ حجۃ الوداع انسانی برابری کا سبق دیتی ہے۔

خطبہ حجۃ الوداع کے موقع پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ، جس کا مفہوم ہے کہ

"تم میں سے کسی عربی کو عجمی یا کسی کالے کو گورے، یا کسی گورے کو کالے پر کوئی فوقیت حاصل نہیں ہے۔"

(2) **عورتوں کے حقوق پر تلقین:**

خطبہ حجۃ الوداع میں آپ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عالم انسان کے حقوق کے ساتھ ساتھ، خصوصاً عورتوں کے حقوق کی پاسداری کرنے کی تلقین کی۔ اسلام سے قبل عورتوں کو انتہائی بیہودہ طرح سے نیچ سمجھا جاتا تھا۔

(3) **ماحولیاتی حقوق کا تذکرہ:**

موجودہ انسانی حقوق کے تصور سے واضح ہوتا ہے کہ انسانی حقوق میں ماحولیاتی حقوق بھی اسی زمرے میں آتے ہیں۔ اسلام میں ماحولیاتی حقوق کی بھی پاسداری کی گئی ہے۔ ایک جگہ حدیث میں آتا ہے جس کا مفہوم ہے:

"جس نے ایک درخت لگایا گویا اس نے صدقہ جاریہ کیا"

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ کے موقعے پر بھی درخت کو نقصان پہنچانے سے تنبیہ کی ہے۔

CS CamScanner

4 والدین کے حقوق کی پاسداری کی خطبہ حجۃ الوداع نے:

اسلام نے والدین کے حقوق پر بڑی تلقین کی ہے، خطبہ حج کے موقعے پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے والدین سے احسن سلوک کرنے اور نرمی سے پیش آنے کا حکم دیا. قرآن میں ایک جگہ ارشاد باری تعالی ہے، جس کا مفہوم ہے،

"اور اپنے والدین کو 'اُف' بھی نہ کہو" (القرآن)

5 اقلیتوں کے حقوق کی تلقین:

اقلیتوں کے حقوق کی موجودہ دور میں تلقین سے بات کی جاتی ہے. آپ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے 1400 سال پہلے اپنے آخری خطبے میں اقلیتوں کی حقوق کی تحفظ یقینی بنانے کی تلقین کی.

(ج) حاصل بحث:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری خطبہ انسانی حقوق کا ایک جامع دستاویز کی حیثیت کا حامل ہے. آپ نے اپنے خطبے میں تمام عالم انسانیت کو مخاطب ہوتے ہوئے. برابری، یکسانیت اور نظم و ضبط کا سبق دیا.

سوال 5

مسلم امّہ کو متحد کرنے کے اقدامات

1 **تعارف:**

اسلام دنیا میں ایک غالب دین تھا۔ مگر وقت کے ساتھ اسلام اور اسلامی دنیا کو سامراجی طاقتوں نے منتشر کر دیا۔ البتہ مسلم امہ کو جوڑنے کی کوشش وقت کے ساتھ کئی مسلم رہنماؤں نے کی مگر فرقہ وارانہ رویے، اور ذاتی اختلافات کے سبب اسلامی دنیا منتشر ہو گئی اور دن بدن بڑھتی چلی گئی۔ موجودہ حالات میں اسلامی دنیا انتہائی منتشر ہو گئی ہے۔ اس انتشار کو کم کرنے کے لئے ہمیں ایک جامع حکمت عملی سے کام کرنے کی ضرورت ہے۔ ~~مندر~~ مندرجہ ذیل کچھ اقدامات درج ہیں جو اس انتشار کو کم کرنے میں اہمیت کے حامل ہیں:

(2) **امت مسلمہ کو متحد کرنے کی کچھ اقدامات:**

امت مسلمہ آج کے دور میں متعدد مسئلوں کا شکار ہے۔ ان تمام مسائل کو حل کرنے کے لئے ایک جامع حکمت عملی درکار ہے۔ بدقسمتی سے اسلامی دنیا آج منتشر اور بکھری ہوئی ہے۔ اس کو متحد کرنے کے لئے کچھ اہم اقدامات مندرجہ ذیل درج ہیں:

(1) فرقہ وارانہ فساد و اختلاف کو ختم کر کے توحید کا پیغام عام کریں:

اسلامی دنیا میں انتشار کی بنیادی وجہ فرقہ وارانہ اختلافات ہیں۔ اسلام ایک کائناتی اور وحدانیت پرست دین ہے۔ مگر بدقسمتی سے آج اسلامی دنیا فرقوں میں بٹی ہوئی ہے۔ اسلامی ممالک ایک دوسرے کے خلاف سازشوں میں مصروف ہے۔ دنیا میں موجود 57 نمایاں اسلامی ممالک ایک دوسرے سے تجارت پر فوقیت دینے کے بجائے، اپنے تحفظ کے لئے ایک دوسرے کے سرحدوں پر نظر رکھے ہوئے ہیں۔ اس فرقہ وارانہ اختلافات کو ختم کر کے ایک جامع حکمت عملی کے ساتھ توحید کا پیغام عام کر کے اپنے اختلافات دور کریں، قرآن میں ایک مقام میں اللہ نے فرمایا۔ جس کا مفہوم ہے:

"جو لوگ فرقوں میں بنٹے ہوئے ہیں ان سے تمہارا کوئی لینا دینا نہیں، البتہ تمہارے لئے وہ ہی مسلم نام پسند کیا ہے جو پہلے والوں کے لئے تھا"

2: اسلامی تنظیم (OIC) کو فعال کریں:

مغربی دنیا اپنی اتحاد کے مختلف تنظیم کو فعال کر کے متحد رہ رہے ہیں۔ جب کہ اسلامی سربراہی تنظیم اب تک غیر فعال نظر آ رہی ہے۔ موجودہ دور میں دنیا باہمی مشاورت و تعاون سے اپنے اتحاد بنائی جا رہی ہے تمام اسلامی دنیا کو چاہیے کہ اسلامی تنظیم کو فعال کر کے اپنے اندر موجود تمام اختلافات کو دور کریں۔

(3) اسلامی دنیا میں تجارت کو عام کریں:

اسلامی دنیا قدرتی ذرائع سے مالامال ہے۔ تیل، گیس اور تمام قدرتی ذخائر اسلامی ممالک میں حد قدر زیادہ ہے۔ اپنے اندر موجود اختلافات کو ختم کر کے تجارت کو فروغ دیں۔ جس سے موجود انتشار میں کمی آئے گی اور ایک دوسرے پر انحصاری ہوگی جس سے باہمی تعاون بڑھے گی:

(4) مشترکہ سکیورٹی پر فوقیت:

اسلامی ممالک ایک دوسرے کی سرحدوں پر نظر رکھنے کو چھوڑ کر مشترکہ سکیورٹی امور پر فوقیت دیں۔ جس سے دشمنوں کی سازشوں کو باہمی تعاون سے جواب دیا جا سکتا ہے۔

5 متحدہ اصولوں کی ترغیب:

اسلامی دنیا آج

مغربی دنیا میں موجود اسلام دشمن قوتوں کو جواب دینے میں کامیاب نہیں ہو رہی۔ آپ (ﷺ) کی شان میں گستاخی کے واقعات کو جامع حکمت عملی سے حل کرنے کی اشد ضرورت ہے۔ جس کے لیے انفرادی اصولکاری کو ختم کر کے ایک جامع اور متحدہ اصولکاری کی طرف ترغیب دی جائے۔

6 باہمی تعاون کو ترغیب دیں:

اسلامی دنیا

ایک دوسرے کو دشمن کی نظر سے دیکھنے کے بجائے م باہمی تعاون کو ترغیب دیں۔ جس کے بارے میں قرآن کی ایک آیت کریمہ ہے جس کا مفہوم ہے:

"اور جب تم لوگوں میں کسی بات پر اختلاف ہو جائے تو قرآن کی طرف لوٹو۔" (القرآن)

(3) حاصل بحث:

اسلامی دنیا آج بہت زیادہ منتشر اور فرقہ وارانہ تفریق میں الجھی ہوئی ہے۔ جس کی متحد کرنے کے لئے ایک جامع حکمت عملی کی ضرورت ہے۔ اپنے اندر موجود تمام اختلافات کو دور کر کے ایک مضبوط اسلامی دنیا بن سکتی ہے۔